اشاعت و تبلیغ نمبر ۹

اربوں کھربوں کا

نقصانِ عظیم

(اجرتِ تراویح کا شرعی حکم)

رشحہ قلم

مولانا قاری خلیل احمد صاحب تھانوی خطیب جامع مسجد شیر شاہ بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور

شعبہ نشر و اشاعت

دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

تعداد ۵۰۰۰ فون ۴۳۰۹۸۱ شعبان ۱۴۱۰ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ہمارے ملک میں اکثر حفاظ کا یہ طریقہ ہے کہ رمضان المبارک میں قرآن حکیم تراویح میں سنا کر کچھ اُجرت لیتے ہیں۔ بعض حضرات تو طے کر کے لیتے ہیں اور بعض طے تو نہیں کرتے مگر اہل محلہ پھر بھی ختم کے روز ان کو کچھ نہ کچھ رقم عیدی کے عنوان سے یا پھر ہدیہ کے نام سے یہ کہہ کر دیدیتے ہیں کہ یہ کوئی قرآن کا عوض نہیں ہے بلکہ یہ تو ہماری خوشی ہے قرآن کا عوض کون دے سکتا ہے۔" وغیرہ تاویلات پیش کی جاتی ہیں جبکہ فقہاء فرماتے ہیں: "المعروف کالمشروط" جس کا رواج پڑ گیا ہو وہ مثل شرط کی ہوتی کے ہے۔

اور ہمارے ملک میں چونکہ لینے دینے کا رواج عام ہے اس لیے اگر طے نہیں بھی کیا تب بھی وہ ایسا ہی ہے جیسے طے کرلیا ہو۔ جو کہ حرام ہے۔

فقہاء نے تصریح کی ہے کہ عوض کے ساتھ ثواب نہیں ملتا۔ دراصل بات یہ ہے کہ اکثر حفاظ کو اسکا اندازہ ہی نہیں کہ وہ دو سو چار سو روپے لے کر اپنا کسقدر عظیم نقصان کرتے ہیں۔ اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن حکیم سنانے پر اللہ تعالیٰ کسقدر عظیم ثواب عطا فرماتے ہیں تو کوئی ان کو لاکھوں روپے بھی دے تب بھی وہ نہ لیں۔ کیونکہ عوض لینے سے سارا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد کون بے وقوف ہوگا جو چند سو روپے کے عوض اپنا اس قدر عظیم نقصان کرے گا۔ فقہائے متاخرین نے صرف دین کے بقاء کی ضرورت کے پیش نظر تعلیم و تعلم اور نماز وغیرہ فرائض کی ادائیگی پر اُجرت لینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ جس کی تفصیل اسی مضمون کے آخر میں حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ العالی مفتی جامعہ اشرفیہ کے فتویٰ میں ہے

اگر کسی شخص کے سامنے شیریں شربت کا گلاس رکھا ہوا ہو اور اس کو شدید پیاس بھی لگی ہوئی ہو، وہ اس گلاس کو پینا چاہتا ہو کہ اسی لمحے کوئی شخص آکر یہ خبر دے کہ جناب اس گلاس میں زہر ملا ہوا ہے تو کیا کوئی بھی عقل مند اس شربت کے گلاس کو یہ سوچ کر پی سکتا ہے کہ چلو وقتی پیاس تو بجھ جائیگی؟ ہرگز نہیں!

اسی طرح اگر حافظ اور سامعین کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری اربوں کھربوں نیکیاں جو

پورے رمضان المبارک میں سُنا کر اور سُن کر انکو حاصل ہوتی تھیں وہ اس مختصر سی رقم کے لینے اور دینے سے اسی طرح ضائع ہو جائیں گی جس طرح ایک قطرہ زہر نے شربت کے پورے گلاس کو نہ صرف ناقابل استعمال بلکہ مہلک بنا دیا۔

ثواب کی مقدار احادیث کی روشنی میں

اب احادیث مبارکہ کی روشنی میں ثابت کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں جس میں اللہ تبارک وتعالےٰ کیطرف سے مسلسل رحمتوں کا نزول ہوتا ہے قرآن کریم کے قاری اور سامع کو کسقدر ثواب ملتا ہے۔

"حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ان میں کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ رمضان کی آخری رات ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ایماندار بندہ ایسا نہیں جو ان راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھے (مراد وہ نماز ہے جو رمضان کے سبب ہو جیسے تراویح) مگر اللہ تعالےٰ ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر سُرخ یاقوت سے بناتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہونگے۔ ان میں سے ہر دروازے کے متعلق ایک محل سونے کا ہوگا جو سُرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا۔

پھر جب رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سب گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (جو) رمضان (گذشتہ) کے ایسے ہی دن تک ہوئے ہوں (یعنی اس رمضان کی پہلی تاریخ سے پہلے رمضان کی پہلی تاریخ تک) اور ہر روز صبح کی نماز سے لیکر آفتاب کے چھپنے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔ اور یہ جتنی نمازیں رمضان کے مہینے میں پڑھے گا خواہ دن کو خواہ رات کو ہر سجدے کے عوض ایک درخت ملے گا جس کے سایہ میں سوار پانچ سو برس تک چل سکے گا۔"

بیہقی۔ جبیرۃ المسلمین صـ ۲۸۱

اس حدیث مبارکہ سے رمضان المبارک میں کیے گئے اعمال کی فضیلت معلوم ہوئی جس میں نماز کے سجدہ کی کتنی بڑی فضیلت ہے اور نمازیں تراویح بھی ہے جس کے پڑھنے پر یہی

فضیلت ملے گی۔

قرآنِ حکیم کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "وعن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الٓمٓ حرفٌ، الف حرفٌ، ولام حرفٌ، ومیم حرفٌ" (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۸۶)

ترجمہ:۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے لیے ہر حرف کے عوض نیکی ہے اور نیکی دس نیکی کے برابر ہے نہیں کہتا ہیں کہ سارا الٓمٓ ایک حرف ہے۔

الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن حکیم کے ہر حرف کی تلاوت پر کم از کم دس نیکیاں تو ملتی ہی ہیں۔

نماز کی قرأت افضل ہے

"وعن عائشہؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قراءۃ القرآن فی الصلوٰۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوٰۃ وقراءۃ القرآن فی غیر الصلوٰۃ افضل من التسبیح والتکبیر، والتسبیح افضل من الصدقۃ، والصدقۃ افضل من الصوم، والصوم جنۃ من النار۔" (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۲۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے قرآن کے پڑھنے سے غیر نماز میں۔ اور قرآن کا غیر نماز میں پڑھنا افضل ہے۔ تسبیح و تکبیر سے تسبیح افضل ہے صدقہ سے اور صدقہ دینے میں زیادہ ثواب ہے روزہ سے اور روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے۔

نماز میں ہر حرف کی تلاوت پر سو نیکیاں ملتی ہیں۔

حدیث میں ہے کہ جس نے سنا ایک حرف خدا کی کتاب سے بار ضرور لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں (یعنی دس نیکیوں کا ثواب) اور دور کر دیئے جائیں گے اس کے دس گناہ اور بلند کیے جائیں گے اس کے دس درجے اور جس نے پڑھا ایک حرف اللہ کی کتاب سے نماز میں بیٹھ کر (یعنی جبکہ نماز بیٹھ کر پڑھے اور نماز نفل مراد ہے اس لیے کہ فرض نماز بیٹھ کر بلا عذر جائز نہیں اور عذر کے ساتھ جائز ہے سو عذر کے ساتھ جب بیٹھ کر پڑھے تو کھڑے ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے ہاں نفل نماز بھی کسی عذر سے بیٹھ کر پڑھے تو کھڑے ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے) تو لکھی جائیں گی پچاس نیکیاں (یعنی اسی قدر نیکیوں کا ثواب) اور دور کر دیئے جائیں گے اس کے پچاس گناہ اور بلند کر دیئے جائیں گے اس کے پچاس درجے۔

اور جس نے پڑھا اللہ کی کتاب (میں) سے ایک حرف کھڑے ہو کر لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں۔ اور دور کیے جائیں گے اس کے سو گناہ اور بلند کیے جائیں گے اس کے سو درجے۔

جس نے قرآن پڑھا اور اس کو ختم کیا لکھے گا اللہ تعالےٰ اس کے لیے ایک دعا جو فی الحال قبول ہو جائے یا بعد چندے مقبول ہو۔ (رواہ ابن عدی والبیہقی بہشتی زیور ج ۹ ص ۱۰)

رمضان المبارک میں نماز میں ایک حرف کی تلاوت پر ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں

عن سلمانؓ خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا یہا الناس قد اظلکم شہر عظیم مبارک، شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعًا من تقرب فیہ بخصلۃ کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ الخ۔ (حیاۃ المسلمین ص ۲۵۲)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو تمہارے پاس ایک بڑا اور

برکت والا مہینہ آپہنچا (یعنی رمضان) ایسا مہینہ جس میں ایک رات ہے جو ایسی ہے۔ جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینہ تک عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس کی شب بیداری (یعنی تراویح) کو فرض سے کم (یعنی سُنّت) کیا ہے جو شخص اس میں کسی نیک کام سے (جو فرض نہ ہو) خدا تعالےٰ کی نزدیکی حاصل کرے وُہ ایسا ہو گا جیسے اس کے سوا کسی دُوسرے زمانے میں ایک فرض ادا کرے اور جو کوئی اس میں کوئی فرض ادا کرے وُہ ایسا ہو گا جیسے اس کے سوا کسی دُوسرے زمانے میں ستر فرض ادا کرے الخ

اس حدیث مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی کسی بھی نماز میں جو کھڑے ہو کر پڑھی جا رہی ہو، ہر حرف کی تلاوت پر سات ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔

ایک حرف کی تلاوت پر ایک لاکھ پچھتر ہزار نیکیاں۔ ۱,۷۵,۰۰۰

" انس ابن مالک سے روایت ہے کہا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی نماز گھر میں ایک نماز ہے۔ اور محلے کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز اس مسجد میں جس میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز مسجد اقصٰی میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز میری مسجد (مسجد نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۲)۔

اس حدیث مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر نماز مسجد میں پڑھے تو پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ اور رمضان میں کھڑے ہو کر نماز میں ایک حرف پر سات ہزار نیکیاں ملتی ہیں تو اس کا پچیس گنا ۱,۷۵,۰۰۰ ہو گیا۔ تو گویا رمضان میں مسجد میں نماز کی تلاوت پر ایک لاکھ پچھتر ہزار نیکیاں ملیں گی۔

ایک حرف کی تلاوت پر ایک لاکھ اٹھانوے ہزار نیکیاں۔ ۱۹۸۰۰۰

عَنْ عبد اللہ بن عُمَر رض ان رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ (بخاری ج ۱ ص ۸۹ مسلم ج ۱ ص ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا علیحدہ نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ اجر زیادہ رکھتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب رمضان میں جماعت کی نماز میں تلاوت کریگا تو ہر حرف پر ایک لاکھ اٹھانوے ہزار نیکیاں ملیں گی۔

ایک حرف کی تلاوت پر تین لاکھ چونسٹھ ہزار نیکیاں

مذکورہ بالا دونوں احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ رمضان المبارک میں کھڑے ہو کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھے تو اس کو ایک نماز کا ثواب باون گنا زائد ملے گا پچیس مسجد کا اور ستائیس جماعت کا اور ایک حرف کی تلاوت پر چونکہ رمضان میں نمازمیں سات ہزار نیکیاں ملتی تھیں جو باون گنا بڑھ جائیں گی۔ اس طرح ایک حرف کی تلاوت پر تین لاکھ چونسٹھ ہزار نیکیاں ملیں گی۔

ایک کھرب ستر ارب اکیاسی کروڑ اٹھاون لاکھ اسی ہزار نیکیاں

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ ایک حافظ صاحب جب ایک عام مسجد میں نماز تراویح پڑھا رہے ہوں تو ان کو پورے قرآن حکیم کی تلاوت پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں اس لیے کہ جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے اسکا ثواب پانچ سو گنا زیادہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ مسجد نبوی کا اس سے بھی زائد اور مسجد حرام کا سب سے زائد۔ فقیہہ ابواللیث نے اپنی کتاب بستان میں عبدالعزیز بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ پورے قرآن پاک میں تین لاکھ تیئس ہزار چھ صد ستر حروف ہیں اور رمضان المبارک میں تراویح میں ایک مرتبہ قرآن کریم سنانا سنت ہے اور حافظ نماز میں چونکہ کھڑے ہو کر مسجد میں جماعت سے پڑھتا ہے اس لیے اس کو پورے قرآن حکیم کی تلاوت پر ایک کھرب ستر ارب اکیاسی کروڑ اٹھاون لاکھ اسی ہزار نیکیاں ملیں گی۔

چھبیس ارب اکیاسی کروڑ چوراسی لاکھ اٹھائیس ہزار مزید

آئمہ اربعہ کے نزدیک تراویح چونکہ بیس رکعت ہے اور ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ تیس روز تک جب بیس مرتبہ روزانہ سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی تو اس کی تعداد چھ سو ہو جائے گی۔ جس میں سے ایک دفعہ کی تو قرآنِ کریم کا جزو بن جائیگی اور ۵۹۹ مرتبہ زائد ہو گی۔

اس سُورۃ کے حرُوف کی تعداد چونکہ ۱۲۳ ہے اس طرح کل حروف جو ایک قرآن سے زائد تلاوت ہونگے اُن کی تعداد ۷۳۶۷۷ ہوگی۔

جن پر حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالےٰ نے جو رمضان میں مسجد اور جماعت کے ساتھ تلاوت پر اجر دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس کی نیکیوں کی تعداد چھبیس ارب اکیاسی کروڑ چوراسی لاکھ اٹھائیس ہزار بنتی ہے۔

حنفیہ کے نزدیک اس سے بھی زائد ثواب ملے گا

قرآنِ حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں حضرات مفسرین پر کلام کرتے ہیں کہ آیا یہ جزو سورۃ ہے یا نہیں؟

حنفیہ اس کو قرآن کی آیت شمار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں سُورۃ کا جزو نہیں ہے صرف فصل کے لیے نازل ہوئی ہے۔

اسطرح پورے قرآنِ حکیم کی ایک سو چودہ سُورتیں ہیں جن میں سے ایک سُورۃ کے ساتھ تو یہ آیت شمار کی جائے گی۔ چنانچہ دستور بھی ہے کہ تراویح میں ایک مرتبہ بسم اللہ قرآنِ حکیم ہی کی طرح زور سے تلاوت کی جاتی ہے چاہے کسی بھی سُورۃ کے ساتھ ہو۔ باقی ایک سو تیرہ سُورتوں میں آہستہ پڑھی جاتی ہے بسم اللہ کے حرُوف اُنیس ہیں جو ایک سو تیرہ مرتبہ پڑھنے سے ۲۱۴۷ بن جاتے ہیں جن پر رمضان المبارک کی برکت کی وجہ سے اٹھتر کروڑ پندرہ لاکھ آٹھ ہزار نیکیاں اللہ تعالےٰ عطا فرماتے ہیں۔ گویا پُورے رمضان المبارک میں اگر صرف ایک مرتبہ قرآنِ حکیم ایک عام مسجد میں سنا یا جائے تو تیس روز کی تراویح میں جو حرُوف قرآنِ حکیم کے تلاوت کیے جائینگے ان پر جو ثواب اس قاری یا سامع کو ملیگا اس کی نیکیوں کی تعداد یہ ہے۔

ختمِ تراویح پر حاصل ہونے والا کم از کم ثواب ۱،۴۵،۴۱،۵۸۱۶۰۰۰ نیکیاں

ایک مرتبہ کے ختم پر ایک کھرب پینتالیس ارب اکتالیس کروڑ اٹھاون لاکھ سولہ ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔

یہ تو کم از کم حساب ہے، اس کے بعد اگر اور آگے چلیں تو انسانی اعداد کے ہندسے ختم ہو جاتا ہے۔ اور قرآنِ حکیم کا وہ فرمان صادق آتا ہے۔

ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا۔

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا شروع کرو تو تم اسکا احاطہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ قرآنِ حکیم میں ارشاد باری ہے۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر وما ادرٰک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔

اس آیت میں لیلۃ القدر کی فضیلت بیان فرمائی کہ ایک رات ایک ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ایک رات میں جو عبادت کی جائے اس کا ثواب اتنا بڑھا کر دیا جائیگا کہ ایک ہزار ماہ تک وہ عبادت کرتے رہو تو وہ ثواب ملے اور مہینہ کہتے ہیں دن اور رات کے مجموعہ کو تو گویا ایک رات تیس ہزار دن اور تیس ہزار رات کے برابر ہوئی یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اس کا ایک منٹ ساٹھ ہزار منٹ کے برابر ہوا اور ایک سیکنڈ ساٹھ ہزار سیکنڈ کے برابر مطلب یہ ہوا کہ ایک سیکنڈ میں اگر ایک حرف تلاوت کرتے ہو تو عام راتوں میں جو ثواب عطا ہوتا ہے اس کا ساٹھ ہزار گنا ثواب اس ایک حرف کی تلاوت پر ہوگا۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ اور اس آیت شریفہ کی روشنی میں۔

ایک حرف کی تلاوت پر اکیس ارب چوراسی کروڑ نیکیاں

شب قدر میں عطا فرمائیں گے۔

ان کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا۔

کاش کہ حفاظ اس نعمت بے بہا کی قدر و منزلت کو پہچان سکیں۔

احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ لیلۃ القدر کو عشرہ اخیرہ میں تلاش کرو۔

احادیث کی روشنی میں علماء نے ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ کو لیلۃ القدر قرار دیا ہے ان راتوں میں خود اندازہ لگالیں کہ کتنے حروف قرآن پاک کے تلاوت کیے جاتے ہیں۔ جب ایک حرف پر اتنی نیکیاں عطا فرماتے ہیں تو ان حروف پر کتنا ثواب ہوتا ہوگا۔

اور وہ سارا ثواب ہم چند ٹکوں کے عوض ضائع کر دیتے ہیں دینے والے بھی غور کریں اور لینے والے بھی غور کریں کہ کہیں وہ گھاٹے کا سودا تو نہیں کر رہے بقول خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ۔

لطف دنیا کے ہیں کے دن کے لیے ۔۔۔ کھو نہ جنت کے مزے ان کیلئے

یہ کیا اے دل تو بس پھر لوں بھی ۔۔۔ تو نے ناداں گل دیئے تنکے لیے

حفاظِ کرام کے لیے لمحۂ فکریہ

حدیث قدسی میں ہے انا عند ظن عبدی بی میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کے بعد ہر حافظ کو اللہ سے زیادہ سے زیادہ اجر کی امید کرنی چاہیئے کیونکہ ایک نیکی کو اللہ نے قرآن میں سات سو تک بلکہ اس سے بھی زائد بڑھا کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضٰعف لمن یشاء واللہ واسع علیم۔

مثال ان لوگوں کی جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کیطرح ہے جس نے اگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کےلیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اخلاص نیت شرط ہے۔

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔ (بہشتی زیور ج ۱ ص ۴۲)

وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر لیلۃ صلوٰۃ العشاء

الی شطر اللیل ثم اقبل علینا بوجهه بعد ما صلی فقال صلی الناس ورقدوا ولم تزالوا فی الصلوٰۃ منذ انتظرتموھا (رواہ البخاری فی ریاض الصالحین ج ۲ ص ۸۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کی پھر نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگ نماز پڑھکر سو گئے اور تم برابر نماز ہی میں ہو جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو انتظار صلوٰۃ میں ہے اس کو وہی ثواب ملے گا جو نماز میں تلاوت کا ثواب ہے۔

اب تمام حفاظ غور فرمائیں کہ وہ تراویح کے انتظار میں کتنی دفعہ اپنے سپارے کو دھراتے ہیں۔ اور جتنی دفعہ دھراتے ہیں اس میں بھی وہی ثواب ملتا رہتا ہے۔ لیکن جب اس کا عوض وصول کر لیا تو اسکا سارا اجر ضائع ہو گیا۔ کیا وہ چند ٹکے زہر کا اثر نہیں رکھتے کہ سب اجر ضائع ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تراویح سنا کر اس پر ہدیہ قبول کرنے کی جو بھی شکلیں ہمارے مسلک میں رائج ہیں ان کی حرمت کے بارے میں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ العالی، مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کا ۲۶ شعبان ۱۳۸۰ھ کا تحریر شدہ ایک فتویٰ مع سوال وجواب ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جس پر حضرت مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان والوں کی تصدیق بھی ہے۔

تراویح میں قرآن سنانے پر اجرت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین؟

(الف) ختم قرآن کے موقع پر حافظ کی خدمت کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے یہ کیسا ہے؟

(ب) جیسا کہ آجکل عام رواج ہے کہ بعض جگہ پر حافظ اپنی رقم مقرر کر لیتے ہیں اور بعض جگہ مقرر نہیں کرتے۔ آیا اس موقع پر حافظ کو کچھ دینا جائز ہے یا نہیں اور لینا جائز ہے کہ نہیں، اور اس کو امامت یا تعلیم قرآن پر قیاس کرنا کیسا ہے؟

(ج) مقرر کرنے یا نہ کرنے میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(د) اگر کوئی حافظ کسی مسجد کے امام ہوں آیا پھر بھی ختم قرآن کے موقع پر ان کی خدمت کرنی جائز ہے کہ نہیں؟

(ہ) اگر کوئی حافظ سال بھر داڑھی یکمشت سے کم رکھتا ہو یا سرے سے رکھتا ہی نہ ہو، مگر رمضان کے قریب وہ رکھ لے تو آیا ایسے حافظوں کے پیچھے قرآن مجید سننا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو کوئی اور صورت ارشاد فرمایئے۔

(و) عوام کے چندے سے مٹھائی ختم قرآن کے موقع پر تقسیم کرنا کیسا ہے؟

(ز) روشنی کا اہتمام کیسا ہے؟

(علی محمد شاہین سوٹ اسٹور جھنگ بازار جھنگ صدر)

الجواب

آیت ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا۔ قرآن۔ ترجمہ میری آیتوں کے بدلے دنیا کا قلیل بدل مت لو۔ اور حدیث: اقرؤا القرآن ولا تاکلوا بہ۔ ترجمہ۔ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو اسکے بدلے کھایا مت کرو؛ نیز اور دوسری احادیث سے علمائے احناف کا مذہب یہ ہے کہ ہر اس عبادت کا معاوضہ حرام ہے جو مسلمان کے ساتھ خاص ہے لیکن بعد کے فقہائے صرف ان امور میں جو شعائر اسلام ہیں اور اسلام کا وجود ان پر موقوف ہے اور بے معاوضہ کوئی کام کرنیوالا

نہ ملے تو دوسرے اماموں کے مذہب کو اختیار کر کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ در مختار میں ہے۔

ولا لاجل الطاعات مثل الاذان والحج والامامۃ وتعلیم القرآن والفقہ ویفتی الیوم بصحتہا لتعلیم القرآن والفقہ والامامۃ والاذان۔

ترجمہ:۔ اور اجارہ حلال نہیں ہے عبادتوں کے لیے جیسے اذان حج امامت قرآن مجید وفقہ کی تعلیم لیکن آج فتویٰ دیا جا رہا ہے اجارہ کے صحیح ہونیکا قرآن مجید کی تعلیم فقہ کی تعلیم اور امامت واذان کے لیے۔

شامی میں ہے کہ قاعدہ یہ ہے کہ جو عبادت ایسی ہے کہ مسلمان اس سے خصوصیت رکھتے ہیں آیات واحادیث سے ان پر ہمارے نزدیک اجارہ پر کسی کو لینا جائز نہیں ہے۔

اور ہدایہ میں ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے دین میں سستی پیدا ہونیکی وجہ سے تعلیم قرآن پر اجارہ کو آج مستحسن قرار دیا ہے۔ اور مختصر الوقایہ میں تعلیم فقہ کو متن مجمع متن ملتقی اور درالبحار میں امامت کو بعض نے اذان واقامت کو بھی یہی حکم دیا ہے اور قرآن مجید کے علم کا شائع ہونا اس کی علت ہے۔ جو ہدایہ میں مذکور ہے بس صرف یہی چند مستثنیٰ ہیں۔ تاج الشریعت نے ہدایہ کی شرح میں لکھا ہے کہ اجرت پر قرآن پڑھنے سے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے نہ دوسروں کو۔ اور شارح عینی نے ہدایہ کی شرح میں لکھا ہے کہ دنیا کے لیے پڑھنے والا رد کر دیا جائے گا۔ اور لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ لوگوں نے قرآن مجید کو آلہ کسب اور دنیا جمع کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (ج ۵ ص ۴۶-۴۷)

تعلیم وامامت وغیرہ کو مستثنیٰ وجائز قرار دینے کی وجہ شعائر اسلام اور اسلام کے ضروری علوم واعمال کا ختم ہو جانا ہے۔ یہاں یہ بات نہیں تراویح میں قرآن مجید سننا سنانا، نہ فرض ہے نہ واجب۔ نہ مدار کہ وہ شعائر اسلام قرار دیا جائے یا اسلام اس پر موقوف ہو صرف سنت ہے۔ اگر یہ سنت بغیر کسی ناجائز چیز کے حاصل ہو تو سبحان اللہ ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔

ورنہ سنت ادا کرنے کے لیے حرام کا ارتکاب درست نہیں ہو سکتا دوسرے

فقہا نے تصریح کی ہے کہ عوض کے ساتھ ثواب نہیں ملتا۔ اور دینے لینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔

تو سنّت ثواب کے طریقے سے ادا ہو سکتی ہے گناہ سے نہیں ہوتی یہ سنّت نہ ہوگی نہ ثواب ملے گا۔

(ب وج) مقرر کرنا تو اجارہ پر لینا ہوا جو حرام ہے۔

اور مقرر نہ کرنا بھی اجارہ پر ہی لینا ہے مگر اجرت مقرر نہیں ہوئی تو وہاں اجارہ بھی ہوا اور اجارہ مجہول ہوا۔ اگر کوئی اجارہ صحیح ہوتا ہو اور اجرت معین نہ ہو تو وہ بھی فاسد ہو کر گناہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اجارہ عبادت کا گناہ اور اجارہ فاسدہ کا گناہ دونوں ہونگے۔

شبہ ہو سکتا ہے کہ ہم لوجہ اللہ دینگے اور وہ لوجہ اللہ پڑھیگا تو اجارہ نہ رہا۔

جواب یہ ہے کہ فقہ کا قاعدہ ہے "المعروف کالمشروط" رواج پڑی ہوئی بات مثل شرط کی ہوئی کے ہے: چونکہ ہمارے یہاں یہ ہو رہا ہے کہ بغیر لیے دیئے نہیں سناتے اس لیے رواج دینے لینے کا ہے۔ تو وہ مثل مقرر اور شرط کرنے کے ہو کر معاوضہ بن کر حرام ہی ہوگا۔

ہاں اگر کسی جگہ مفت سننے سنانے کا رواج ہی ہو اور کوئی بات پہلے سے ذکر میں بھی نہ آئے پھر کوئی شخص کوئی چیز دیدے تو اسکو دینا تو جائز ہے اور لینے والے کے دل میں اگر اسکا خیال ہوگا کہ کوئی نہ کوئی کچھ نہ کچھ دیگا تو اسکو لینا مکروہ ہے جس کو اشراف نفس کہتے ہیں دل میں خیال بھی نہ ہوگا تو درست ہے مگر معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے وہ دل کا حال جانتے ہیں ان سے کچھ پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔

(د) امام کی جو تنخواہ مقرر ہے اس سے جو زائد ہوگا وہ کیوں ہے کیا وہ صرف قرآن شریف سنانے کیوجہ سے نہیں ہوگا تو وہی مذکورہ بالا بات ہوگئی کہ پیسوں کے لیے سنانا ہوا۔

(ہ) اگر اس نے ایک مٹھی سے کم کرانے کے گناہ سے توبہ کرلی ہے آئندہ رکھنے کا عہد کرلیا ہے تو چونکہ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (گناہ سے توبہ کرلینے والا ایسا ہے جیسے اس کا گناہ ہی نہیں) امامت درست ہوگی ورنہ ان لوگوں کی جن کو امام بنانے و رکھنے میں دخل ہے یا جن کو دوسری جگہ

نیک امام کے پیچھے نماز تراویح (خواہ بلا ختم قرآن) مل سکے ان کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ جن کو دونوں باتیں میسر نہ ہوں ان کے لیے تنزیہی ہے۔ شامی میں یہ مذکور ہے۔ (ب) اور صورت یہی ہے کہ نیک حافظ صحیح پڑھنے والا لیجئے نہ ملے تو نیک امام کے ساتھ سورتوں سے پڑھ لیجئے۔

(د) اگر مٹھائی کی سخت پابندی ہے کہ نہ ہو تو طعن و تشنیع کرینگے اس وجہ سے وہ رسم و بدعت بنجاتی ہے۔ اور رواج ہو جانے سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اگر کبھی کوئی نمکین چیز ہو کبھی کچھ نہ ہو تو اس میں حرج نہ رہیگا۔ پھر چندہ کرنا الگ بعض ناجائز باتوں پر مشتمل ہو جاتا ہے۔ جبر و زبردستی سے مرضی کے خلاف لینا حرام ہے گناہ ہے۔ اور کسی نابالغ سے لینا جبکہ اس کے ولی نے نہ بھیجا ہو وہ خود دے رہا ہو ناجائز ہے یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو چندہ حلال تو رہیگا مگر ایسے کام کے واسطے کہ خود وہ کام ہی ضروری بنا لینے پر ناجائز ہو رہا ہو درست نہ ہوگا۔

(ف) روشنی جتنی نمازیوں کے لیے ضروری ہے درست ہے اس سے زیادہ میں اسراف کا گناہ ہے جیسے جھنڈیوں وغیرہ میں اسراف ہے، دوسرے یہ طریقہ بہت روشنی کا اور ایسے ہی جھنڈیوں کا ہندوؤں اور عیسائیوں کا ہے مسلمانوں کو ہر جگہ اس سے بچنا ضروری ہے خصوصاً دین کے کام اور خدا کے گھر میں تو اور بھی گناہ کی بات ہوگی، اصل بات جو اس کی خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن سننے سنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ اور قرآن مجید کے ختم پر دعا کا قبول ہونا احادیث سے معلوم ہو رہا ہے اپنی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے لیے اور خاندان برادری، قوم و ملک کے لیے دعا کرنا خصوصاً اس وقت کہ پاکستان نازک حالات میں ہے۔ اسلام نمود و نمائش اور شور و شغب کو پسند نہیں کرتا خلوص کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہونا پسند ہے، ہر تہوار ایسا نہ ہو۔

کتبہٗ مفتی جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور ۲۶ شعبان ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ ملتان۔ ۲۷ شعبان ۱۳۸۵ھ

دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

- علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہ کے ایما پر قائم کردہ دین کی وہ عظیم درس گاہ ہے جو ۱۹۴۸ء سے مصروف خدمت ہے۔
- اب یہاں الحمدللہ تجوید و قراآت کیساتھ موقوف علیہ تک وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق تعلیم ہو رہی ہے۔ (اور دورہ حدیث بھی انشاء اللہ بہت جلد شروع کر دیا جائیگا، البتہ تخصص کے درجات فی الحال بھی جاری ہیں)
- ادارہ کے نصاب تعلیم کو وفاق المدارس کے نصاب میں اس طرح مدغم کیا گیا ہے کہ طالب علم ثانویہ عامہ کے پہلے سال میں تجوید کی روایت حفص مکمل کرلے، ثانویہ خاصہ کے سال دوم کے اختتام پر اس کی سبعہ قراآت مکمل ہو جائیں اور عالیہ کے دو سالوں میں عشرہ قراآت مکمل کر کے ایک طرف مکمل عالم بنے تو ساتھ ہی عشرہ کا بہترین قاری بھی ہو اور اس کو مدرسہ کی سند کے ساتھ وفاق المدارس کی سند بھی مل جائے۔
- وفاق المدارس کی سند یونیورسٹی گرانٹس کمیشن حکومت پاکستان سے اس طرح منظور شدہ ہے (ثانویہ عامہ مساوی میٹرک، ثانویہ خاصہ مساوی ایف اے، عالیہ مساوی بی اے اور عالمیہ مساوی ایم اے)
- طلباء کو نظام الاوقات کا پابند کیا گیا ہے جس میں ہر کام کے لیے وقت مقرر ہے، سونے، جاگنے، پڑھنے، کھانے، کھیلنے اور نماز کے اوقات متعین ہیں۔
- طلباء کا داخلہ انٹرویو کے ذریعہ ہوتا ہے، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانات تحریری لیے جاتے ہیں نیز سالانہ امتحان وفاق المدارس کے تحت ہوتا ہے۔
- درس نظامی کے لیے ۸، تجوید و قراءات کے لیے ۶، حفظ قرآن کے لیے ۸، اور ناظرہ قرآن کریم کے لیے ۳، اور حساب کے لیے ۲، قابل ترین اساتذہ کام کر رہے ہیں۔
- انتظامی امور کے لیے ۷، تعمیرات کے لیے ۱، اسٹیج کے لیے ۴، چوکیدار ۲، مالی صفائی کے لیے ۴، مسجد کے لیے خطیب اور ادارہ اشرف التحقیق کے لیے ۴۔ کل ۴۹۔ افراد کا عملہ مصروف خدمت ہے۔ امامت و مؤذن کے فرائض اسی عملہ کی اضافی ڈیوٹی ہے۔
- سنہ ۱۴۰۹-۱۰ھ کے دوران درجات حفظ و ناظرہ، درجات تجوید و قراءات اور درس نظامی درجہ ابتدائیہ تا عالیہ (موقوف علیہ) میں داخل شدہ طلباء کی کل تعداد ۵۱۰ رہی۔

- ان میں سے ۴۰۲ طلباء کے قیام وطعام نقد وظیفہ، درسی کتب مہیا کرنے اور علاج معالجہ کی سہولت اور رہنمائیاں مہیا کرنے کی ذمہ داری دارالعلوم پر ہے۔
- درس نظامی کے سال اوّل سے لے کر اوپر تک تمام درجات کے کل طلباء کے داخلہ کے لیے حافظ قرآن ہونا لازمی ہے۔
- روزانہ جتنا قرآنِ پاک کسی بھی صورت میں تلاوت کیا جاتا ہے، نمازِ عصر سے پہلے تمام اُمّتِ محمدیہ کو اس کا ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے، اور بیماروں، حاجت مندوں اور پریشان حال لوگوں کے لیے دُعا کرائی جاتی ہے۔
- مدرسہ کی طرف سے ہر ماہ دینی معلومات پر مشتمل پمفلٹ شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ادارہ اشرف التحقیق میں حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم اور ان کے ہمراہ ۳ ماہر علماء احکام قرآن کی تدوین کے لیے تحقیقی کام میں مصروف ہیں۔
- حکومت کے کسی ادارہ سے کسی قسم کی مالی امداد نہیں لی جاتی۔
- مدرسہ کا کوئی سفیر چندہ کے لیے نہیں ہے نہ جمعہ وعیدین یا جلسہ کے اجتماعات میں چندہ کی اپیل کی جاتی ہے اور نہ ہی چندہ کے لیے مدرسہ یا مسجد میں کوئی بکس رکھا گیا ہے۔ البتہ جو احباب ماہانہ عطیات دیتے ہیں ان سے وصولی کے لیے محصل مقرر ہے۔
- اس سال کا تخمینہ اخراجات بمعہ تعمیرات تقریباً اکتالیس لاکھ روپے لگایا گیا تھا لیکن وسائل آمدنی کی کمی کی وجہ سے کئی مفید منصوبے ایسے رہ گئے جن کی تکمیل تو کجا ابتدا بھی نہ کی جاسکی۔
- ادارہ کے تمام مصارف محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمانوں کے زکوٰۃ وصدقات اور عام عطیات سے پورے ہوتے ہیں۔
- آپ بھی اس عظیم صدقہ جاریہ میں بھرپور حصہ لے کر اپنے والدین، اعزہ اور اولاد کے لیے ذخیرۂ آخرت فراہم کیجیے۔

کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فون ۴۳۰۹۸۱

مشرف علی تھانوی مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

پرانی انارکلی چرچ روڈ لاہور فون ۵۳۷۲۸